باب : 18

انکل سا متا

جوناتھن جب واپس پہنچا تو وہ پچاس کائن سے زیادہ کمائی کر چکاتھا۔عورت بھی یہ جان کربہت خوش ہوئی کہ اسےایک ایسا شخص مل گیا ہے جو اپنے کام کو سنجیدگی کے ساتھ انجام دیتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نےاسے اگلی رات پھر آنے کے لیے کہا۔ اس کے ذہن میں کچھ نہ تھا کہ وہ کیا کرے۔ سو وہ بغیر کسی مقصد کے شہر میں ادھر ادھرگھومنے لگا۔ سٹریٹ لیمپ کی مدھم روشنی میں اس نے توقف کیا توشب خوابی لباس میں ایک کوتا ہ قد بوڑھا آدمی قدم اٹھاتا ایک قریبی گھرکےپورچ کے سامنے آکھڑا ہوا،اورگلی کے ساتھ ملحقہ گھروں کی قطار کی چھتوں کی طرف تانک جھانک کرنے لگا۔

جوناتھن نے تجسس سے پوچھا،" آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟"

"وہ اس گھر کی چھت،" آدمی نےتاریکی میں اشارہ کرتے ہوئےسرگوشی کی۔ "سرخ، سفید اورنیلے کپڑوں والے اس موٹے آدمی کودیکھا؟ہرنئے گھرسے نکلنے کے بعد اس کا لوٹ کے مال والا تھیلا اورپھول جاتا ہے۔"

جوناتھن نے جدھر آدمی نے اشارہ کیا تھا ا دھریکھا۔ ایک مبہم سائےجیسی شکل ایک گھرکی چھت پرچڑھ رہی تھی۔"کیوں،ہاں، دیکھا میں نے!آپ شورکیوں نہیں مچاتے،وہاں رہنےوالےلوگ ہشیارہوجائیں؟"

"ہاں،میں یہ کبھی نہیں کرتا،"آدمی خوف سے کانپنےلگا۔" انکل سامتا مزاج کا بہت برا ہے اورجو اس کے رستے میں آتا ہے اس کے ساتھ بڑی سختی سے پیش آتاہے۔"

"آپ اسے جانتے ہیں!" جوناتھن نے احتجاج کیا۔" لیکن ... "

"شش!اتنا اونچا نہیں،"آدمی نے انگلی اس کے ہونٹوں کی طرف کرتے ہوئے کہا۔" جو لوگ بہت زیادہ شور شرابا کرتے ہیں انکل سامتا ان کے گھر اتنا ہی زیادہ آنے لگتا ہے۔ زیادہ تر لوگ اس مصیبت والی رات ایسے بن جاتے ہیں جیسے وہ سوئے ہوئے ہوں۔ گرچہ اپنے گھر کے اندر اس طرح کی یلغار کو نظر انداز کرنا بہت مشکل ہو تا ہے۔"

آہستہ بولنے کی کوشش میں جوناتھن جھک کر آدمی کے کان کے قریب ہو گیا۔" میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ جب انہیں لوٹا جا رہا ہوتا تو سب لوگ اپنی آنکھیں بندکیوں کر لیتے ہیں؟"

" لوگ ، خاص اپریل کی اس رات چپ ہی رہتے ہیں، "بوڑھے آدمی نے وضاحت کی۔"یا پھر کرسمس کے موقعے پرجو خوشی ہوتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے،جب انکل سامتا ہر گھرمیں کچھ کھلونے اور چیزیں بانٹنے واپس آتا ہے۔"

"اچھا،"جوناتھن نے یوں ظاہر کیا جیسے اسے بات سمجھ آ گئی ہے۔" تو انکل سامتا پھرہرچیز واپس دے دیتا ہے؟"

"کہاں،مشکل سے! لیکن لوگ خود کو اسی دھوکےمیں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ میں اس بات کا حساب کتاب رکھنے کے لیے جاگنے کی کوشش کرتا ہوں کہ وہ لیتا کیاہے اور واپس کیا کرتا ہے۔ تم یوں سمجھو،بس یہ میرا شوق ہے،میرے حساب سے انکل سامتا زیادہ ترتو خود اپنے لیے اورشہر کے کچھ پسندیدہ گھروں کے لیے رکھ لیتا ہے۔ مگر، " آدمی نے اپنے ہاتھ کو بےبسی سےریلنگ پرمارتےہوئےکہا ، "انکل سامتا ہر ایک کو کچھ نہ کچھ دینے میں محتاط ضرور ہے تاکہ وہ خوش رہیں۔ یہی چیزانہیں اپریل کی اس رات سلائےرکھتی ہے جب وہ اپنی پسند سے جو بھی چاہے لینے کی یلغار پرآتا ہے۔"

"میرے توکچھ پلے نہیں پڑتا،"جوناتھن بولا۔" لوگ جاگتے کیوں نہیں رہتے، چور کی رپورٹ کریں،اور اپنی چیزیں اپنے پاس رکھیں؟ پھروہ جو بھی چیز یں چاہیں خرید سکتے ہیں اور جو چیزجسے چاہیں اپنی خوشی سے دے سکتے ہیں۔"

بوڑھا آدمی رکی رکی ہنسی کے ساتھ جوناتھن کی سادہ لوحی پرسرہلانے لگا۔"انکل سامتا اصل میں ہر ایک کے بچپن کا خواب ہے۔ والدین اپنے بچوں کو ہمیشہ یہ بتاتے ہیں کہ انکل سامتا کے کھلونے اورچیزیں جادو کےزورسے آسمان سے آتے ہیں اوران کی قیمت کسی کو بھی ادانہیں کرنی پڑتی۔"

جوناتھن کی خستہ حالی دیکھ کربوڑھا آدمی بولا،"یوں لگتا ہے تمہارا دن اچھا نہیں گزرا، کیوں بھئی نوجوان" ۔

"میں تو کوئی ٹھکانا ڈھونڈ رہا تھا رات گزارنے کے لیے،" جوناتھن نے جھینپتے ہوئے کہا۔

"ہوں،تم اچھےشریف لڑکےمعلوم ہوتےہو،"آدمی بولا،"ہمارے ساتھ رات کیوں نہیں گزارتے،روز اور میرے پاس خاصی جگہ ہے۔"

جوناتھن نے بوڑھے آدمی کی پیشکش کو بخوشی قبول کر لیا۔ گھرمیں جوناتھن کی ملاقات بوڑھے آدمی کی فربہ بیوی روز سے ہوئی؛اس نے بڑے تپاک سے اسے گرم چاکلیٹ کا ایک کپ اورتازہ

بنےہوئے بسکٹوں کی ایک پلیٹ لا کر دی۔ جب آخری ٹکڑا بھی صاف ہو گیا توجوناتھن کمبلوں او رتکیے کے بنے ہوئے بستر پر درازہو گیا۔ بوڑھےآدمی نے ایک لمبا پائپ سلگایا اوراپنی جھولاکرسی میں رکھے تکیوں سے ٹیک لگاکر لیٹ گیا۔

ان کاگھرزیادہ بڑاتھا اورنہ ہی آراستہ،اور یقینا یہ نیابھی نہ تھا۔ لیکن تھکےہوئےجوان مسافر کے لیے ایک بہترین پنا ہ گاہ ضرورتھا۔ آتشدان میں جلتی ہوئی تھوڑی سی آگ نے کمرے کو گرم اور روشن کر رکھا تھا۔ کمرے کی دیواروں پرلکڑی کی تختہ بندی کی گئی تھی۔ آتشدان کےاوپردوفریم لٹکےہوئےتھے،ایک فیملی تصویرکااور دوسرے میں خاندان کا شجرئہ نسب تھا۔ لکڑ ی کے سادہ سے فرش پر گھسا پٹا بیضوی قالین بچھا تھا۔کچھ توقف کے بعد جوناتھن نے پوچھا،”یہ اپریل والی روایت کیسے شروع ہوئی؟“

”ہمارے ہاں ایک چھٹی ہوتی تھی،’کرسمس‘کی،یہ سال بھرمیں سب سے اچھا وقت ہوتا تھا۔ یہ ایک مذہبی چھٹی تھی جس میں تحفے دیئے جاتے تھےاورجشن ہوتا تھا۔ ہر کوئی خوشی مناتا تھا بہت خوشی اتنی کہ کونسل آف لارڈز نے فیصلہ کیا یہ تو بہت اہم معا ملہ ہے، اس بے قابوبرجستگی اوربے ترتیب جشن کوضابطے میں لایا جائے۔ انھوں نےاسے اپنے قبضےمیں لےلیا تاکہ اسے’ درست انداز ‘میں چلایا جائے۔“ اس کی آواز میں چھپا طنز اس کی نا پسندیدگی کا پتہ دے رہا تھا۔” پہلے تو نا مناسب مذہبی علامتی اظہار پر پابندی لگی۔ لارڈز نے سرکاری طورپرچھٹی کانام تبدیل کر کے’ایکس مَس‘ رکھ دیا۔ اورسب کےجانےپہچانےروایتی تحفےدینے والے کانام تبدیل کرکے’انکل سامتا‘ بنا دیا گیا جو ٹیکس جمع کرنے والے کی وردی پہنتا ہے۔“

بوڑھا آدمی ایک دوگہرے کش لگانے اورتمباکو کونیچےدبانے کے لیے رکا۔ اس نے اپنی بات دوبارہ شروع کی، اب ایکس مس ٹیکس فارم کی تین کاپیاں’بہی خواہی بیورو‘میں جمع کرانی پڑتی ہیں۔ بہی خواہی بیورواس بات کا تعین کرتا ہے کہ ہر ٹیکس دہندہ کوکتنی فیاضی کا مظاہرہ کرنا ہے،اس کے لیے لارڈزنےایک فارمولا طے کردیا ہے۔ تم نے ابھی جو کچھ دیکھا وہ یہی سالانہ اُگرائی ہے۔“

”اس کےبعد آجاتا ہے’ شرارت و شرافت بیورو ‘۔ ایک سرکاری ’اکاؤ نٹینٹ برائے اخلاق‘ کی مدد سے ہرایک کوایک فارم جمع کروانا ہوتا ہےجس میں اسےسال بھرکے اچھےاوربرے طرز عمل کی تفصیل بتانی پڑتی ہے۔ شرارت وشرافت بیورو نے کلرکوں‌اورتفتیش کاروں

کی ایک فوج بھرتی کی ہوئی ہے جو اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ جن لوگوں نے دسمبرمیں تحفے کی وصولی کے لیے درخواست دی ہے وہ اس کے حقدارہیں یا نہیں۔“

”آخرمیں،’درست ذوق و شوق کمیشن‘ہے جو ایسے تحفوں کے سائز،رنگ اورطرزکے معیار کاتعین کرتا ہے جن کا انتخاب جائز قرار دیا جاتا ہے،یہ بغیراعلان کےپہلےسےطےشدہ مناسب سیاسی وابستگی رکھنے والے مینو فیکچررزکو ٹھیکے دیتا ہے۔ ہر کسی کو بلا تفریق اپنے گھروں کو سجانے کے لیے حکومت کی طرف سے جاری کیا گیا تعطیل کا آرائشی سامان ملتا ہے۔ ایکس مس کےموقع پر ملیشیا کو بلایا جاتا ہے جو خوشی کے ترانے گاتے ہیں۔“

تھکامانده نوجوان مہم جواب تک گہری نیند سوچکاتھا۔ بوڑھے آدمی نے کمبل کو جوناتھن کے کندھوں تک کھینچا ۔اتنے میں کھڑکی کے باہر بلے کی میا ؤں کی آواز سنائی دی ۔ روز نے سرگوشی کی، ”کرسمس مبارک !“